



سب سے اوپر: واشنگٹن، ڈی.سی میں امریکی سہریم کورٹ۔ اوپر: ہندوستان کے اثاری جنرل سولی سوراب جی نئی دہلی میں دسمبر ۲۰۰۷ء میں پریس برینگ کے دوران امریکی سہریم کورٹ کے جلسش استینن جی، بریٹر (دائیں) کے جوابات کو غور سے سنتے ہوئے۔

وکیل اور ایک ڈاکٹری معیت میں زیادہ تر، بدلوکی کی ٹھکاروں کے مقدمات کی ساعت کرتے ہیں۔ بریڑنے تاہیا کہ ”عورت پاناسکلہ بیان کرتی ہے اور وہ لوگ اس سکے کوں کرنے پر چرکر تے چیز۔“

امریکی پریم کورٹ کے تمام نو کے نوچ ایک ساتھ بیٹھ کر کم دیش مقدمات کی ساعت کرتے ہیں اور دو یا تین میٹنیں کے اندر فصلہ نہاد کر رہے ہیں۔ بریڑنے کہا، ”اصول یہ ہے کہ کوئی نجی اس وقت تک چھٹیوں پر نہیں جاتا جب تک کہ ہمارا کام مکمل نہ ہو جائے۔“ امریکی پریم کورٹ کے جنگوں کی تا جیات آفری، صدر امریکہ کے ذریعے ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ”۲۰۰۰ سال سے زیادہ عرصے میں، امریکی فیڈرل عدالتیں میں بدغونی سے متعلق دو محاملات ٹھیش آئتے ہیں۔ اس کا جزوی سبب وقار والترام ہے۔ طویل مدتی میقات کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اپ کوئی دوسری مصروفیت نہیں تلاش کر سکتے۔ اس کا ایک سبب اچھا مشاہدہ ہے۔ اس ایمانداری کی جزوی وجہ کا متعلق استفاضہ سے ہے کوئی نہ کوئی اس کی قیمتیں ضرور کرے گا اور اس بات کا قوی امکان ہے کہ آپ گرفت میں آجائیں۔ اس کی جزوی وجہ یہ احساس ہے کہ آپ ایسے ناقام کا حصہ ہیں جہاں لوگ آپ کی دیانت پر ہر وہ کرتے ہیں۔ سبب ہے کہ غریب ترین شہری بھی عدالت کے درود و حاضر ہو کر اعلیٰ ترین افسری کی ذاتی توجیہ مسائل کر سکتا ہے۔“

کیا تو اتنیں میں الاؤای جیشیت حاصل کرتے جا رہے ہیں؟ مقدمات کی تیزتر ساعت کیا بھر عمل و انصاف کی خاصیت ہو سکتی ہے؟ یہ اور ایسے ہی محدود دولات امریکی پریم کورٹ کے جلس استینن جی، بریڑنے لگدیں وہ سبھی میں ہندوستان کے اپنے دوسرے دورے کے دوران، ہندوستان کی پریم کورٹ اور ہائی کورٹ بھروسے دریافت کئے۔

وہ پہلی پار ہندوستان کے دورے پر اس وقت کے پریم کورٹ جلس سینڈر اڑے اور گز کے ہمراہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ کو آئے تھے جس دن امریکہ پر جملہ ہوا تھا۔ ۱۸ دسمبر کو فنی طبق میں سابق ہندوستانی اثاری جنرل سولی سوراب جی کی معیت میں انہوں نے یادوں کے درمیچ کھولتے ہوئے کہا کہ جب سفارت خانے کے محافظ ایکاروں نے انہیں فراہم اپس اوت جانے کا مشورہ دیا تھا، ”ہم لوگوں نے اپاکھا پس نہیں جائیں گے، ہم لوگ یہاں جوں سے ملاقات کرنے آئے ہیں۔ حقیقی معنون میں یہ ملاقات بہت مفید ہی۔“ بریڑنے کہا کہ ۱۱ ستمبر کی ہولناکیوں کے باوجود قانون پر بحث و تجھیں کو جاری رکھنا انتہائی اہم تھا کیونکہ، ”دینا کی عکیں تیزی میں پس یادہ بہ کی بنیاد پر نہیں ہوئی ہے بلکہ پیش فہر، اور اس شعرو تھکل کو بروئے کارا لے اسی نے اول اور ان سے صرف نظر کرنے والوں کے مابین ہے۔“ ان کا خیال ہے کہ امریکی پریم کورٹ میں زیر ساعت مقدمات کی اساس پر یہ بات کی جا سکتی ہے کہ تو اتنیں میں الاؤای نویت کے ہو گئے ہیں؛ مثال کے طور پر پاکو اڈور کے مدیون نے نیدر لینڈ کے خلاف اعتمادی کیا تھا مدد نہیں کیا تھا کہ انہیں زیر اور قیاس اس فصلہ حاصل ہو سکے امریکی حدود میں رہنے والے ملکوں پر کون سے ماحولیاتی قوانین نافذ ہوں گے کیا لوگوں کو ایسا پہچانے والے ہیں اگر کوئی جزاں کے خلاف امریکی میں قرآنی مخالف قوانین کے تحت مقدمہ ادا کیا جاسکتا ہے۔

بریڑ کے بقول، سزاۓ موت پاتے والے کسی قیدی کو کب تک منتظر کھا جاسکتا ہے، اس پر ایک مقدمے کے دوران انہیں ایک نظیر ہندوستان سے، ایک کنڈا اپر یوی کوسل سے اور ایک بہت مدد رائے زمباوے سے ملی۔ کوئی چیز بھی لازم نہیں ہے لیکن حصول علم و آگنی کے لئے ہر چیز مفید ہے۔ یہ تمام لوگ انسان ہیں۔ اسی لئے ان کے مسائل بھی یکساں اور ان کی مستاویات بھی یکساں ہوتی ہیں۔“ ان کے ہندوستانی دو روں کا مقصد، عمل و انصاف کی رفتار کو تیز کر دینے اور اگر فلیقین بہتر بحث ہوں تو عدالتیوں سے احتراز ہونے والے مباحثوں میں شرکت کرنا تھا۔ چند تصویبات زیر غور ہیں：“ آپ مقدمے کی ہی روی کے لئے چند لوگوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کا ایک چیلن آپ کے مقدمے کا مطالعہ کرنے کے بعد کمال ایمانداری سے آپ کو یہ تاکتا ہے کہ آپ کے کیس کی نوعیت کیا ہے، کیا آپ کے کیس میں دمغم ہے یا وہ ٹائی یا مصالحت کے لئے موزوں ہے جو آپ کو پابند ہاتا ہے۔ لیکن کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کے ہالٹ ہاتے ہیں۔“ وگرنہ بڑے اور تجھ و طریقہ اور کام اپ کی نہیں نہیں گے۔“

بریڑ نے احمد آباد، بھارت کے ایک نجی کاموں کو ایجاد کیا کہ اسی میں ایک سماجی کارکن، ایک

سریع عدل و انصاف

لورنڈا کیبلونگ

